

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ الوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق خانی

سلسلہ خطبات جمعہ

مقصدِ تخلیقِ عالم اور حضرت انسان کی ذمہ داریاں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم
وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ (الذاریات۔ ۵۶)

”اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔“

وقال النبی ﷺ فی بعض خطبہ فی ضمن حدیث طویل فان الدنیا خلقت لکم
وانتم خلقتُم للآخرۃ الحدیث اخر جہ البقیہ فی الشعب۔

”نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کارخانہ عالم کو تمہارے لئے پیدا کیا گیا اور تم کو آخرت
(قیامت میں جواب دہی) کیلئے پیدا کیا گیا“

فرش و چھت: معزز حضرات! اللہ پاک نے اس پوری کائنات کو انسان کیلئے ایک گھر بنایا ہے جو خود اس
گھر اور بلڈنگ کا اصل وارث و مالک ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناء (البقرہ۔ ۲۲)

”اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین کو فرش کی طرح بنایا اور آسمان کو چھت کی طرح“ (سورۃ الانبیاء)

دوسری جگہ فرمان الہی ہے ”وجعلنا السماء سقفا محفوظاً“ (انبیاء۔ ۳۲) یعنی ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا
زمین کے بارے میں ذکر الہی ہے والارض فرشہا فنعم المأہدون (الذاریات۔ ۴۸) ”اور زمین کو ہم نے فرش

اور بچھونا بنایا“

تقے اور روشنی۔ اب اس مکان میں روشنی کی ضرورت تھی جبکہ بندوبست رب العالمین نے کرتے ہوئے

فرمایا ”ولقد زینا السماء الدنيا بمصابہ“۔ روشنی کیلئے لاتعداد ستاروں کے تقے لگائے دن کو روشنی کا پورا انتظام

فرمایا ”وجعلنا الشمس ضیاء“ یعنی ہم نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا رات کو دن کی طرح تیز روشنی کی

ضرورت نہ تھی بلکہ جیسی روشنی ہے بھی کام چل سکتا ہے اگر زیادہ تیز روشنی دن کی طرح ہوتی تو لوگ کما حقہ آرام نہ

کر سکتے ان کے سکون ہے سونے اور آرام میں مغل نہ ہونے والی جیسی روشنی کا بندوبست فرمایا اسکے لئے مالک

الملک نے فرمایا ”والعمر نور“ اور ہم کو نور بنایا جس کے روشنی حاصل کرتا ہے۔ علماء

نے لکھا ہے کہ چاند اپنی ذات کے اعتبار سے منور نہیں جس طرح سورج ہے بلکہ چاند سورج کی روشنی اپنے اندر جذب کر کے تمام اہل زمین کو روشنی دیتا ہے یہ اس عالم یعنی بلڈنگ کے لئے مالک الملک کی طرف سے روشنی کا بندوبست تھا۔

پانی وہوا: پھر اس کائنات کیلئے صفائی ستھرائی کیلئے ہوائیں پیدا فرمائیں اور اس طرح وافر مقدار میں پانی پیدا فرمایا جس کے طرف اشارہ اس طرز سے فرمایا ”وعدنا عذوانہ وما نزلہ الا بعد معلوم“۔ ترجمہ: اور ہمارے پاس پانی کے بے شمار خزانے ہیں لیکن ہم صرف اس مقدار میں پانی اتارتے ہیں جتنی مقدار ہمیں معلوم ہے یعنی ایک اندازے کے مطابق۔

مکین و مکان: محترم دوستو۔ جب یہ گھر (یعنی دنیا) تیار ہوا اسمیں چار قسم کے مخلوق کو بسایا۔ (۱) فرشتے (۲) جنات (۳) انسان (۴) تمام جانور۔ انسان کے ساتھ یہ تینوں مخلوقات اس گھر میں رہتے ہیں اور اس رہائش کے باقاعدہ حقدار ہیں ان میں سے ہر ایک کے اپنے حقوق ہیں جنکی رعایت ہم پر فرض ہے۔ ملائکہ کی قیام گاہ: فرشتے چونکہ پاک مخلوق ہیں جو رب العالمین نے نور سے پیدا فرمائے ہیں اور پاک جگہوں میں قیام پذیر ہیں مثلاً مساجد میں کثرت سے ملائکہ موجود رہتے ہیں مساجد انکے گھر ہیں اسلئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ من اهل من هذه الشجرة المتعنة فلا يعبرن مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه الناس (بخاری و مسلم)

”جو بندہ اس بدبودار پودا یعنی لہسن یا کچا پیا زکھائے تو وہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے نفرت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو نفرت ہوتی ہے۔“

انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتے: اسکے علاوہ ہر انسان کے ساتھ تقریباً ساٹھ فرشتے ہاڈی گارڈ کے ہوتے ہیں جنکی مختلف ڈیوٹیاں ہیں مثلاً دائیں ہائیں کندھوں والے فرشتے ہر بالغ عاقل انسان کی بھلائیاں اور برائیاں لکھتے رہتے ہیں یہ دونوں فرشتے موت تک ساتھ ہوتے ہیں اور انسان کی وفات کا سب سے پہلے علم ان دونوں فرشتوں کو ہوتا ہے کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ اب انسان کی عمر ختم ہونے والی ہے اسکا دانہ پانی ختم ہو چکا ہے۔ بہر حال ان دونوں فرشتوں کے حوالے اعمال و افعال کی مگرانی کرتا ہے۔ سورۃ ق میں ارشاد ہے۔

اذ يعلی المتعلیٰ عن الممین، وعن الشمال تعید۔ ما یلفظ من قول اللہ رب تعید۔ (ق-۱۷-۱۸)

ترجمہ: جب دائیں اور بائیں جانب بیٹھے دو لینے والے فرشتے لیتے رہتے ہیں کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے پاس ہی ایک انتظار کرنے والا تیار ہوتا ہے۔

خلاصہ دونوں آجوں کا یہ ہے کہ ہر انسان کے اعمال کی مگرانی دو فرشتے کرتے رہتے ہیں ایک دائیں جانب ایک بائیں جانب جہاں کوئی بات منہ سے نکالی اور اس کے لیے اور لکھنے کو ایک منظر فرشتہ تیار بیٹھا ہے اور

اس تاک میں لگا ہوا ہے کہ یہ منہ سے کہے اور میں لکھوں۔ پہلی آیت میں صرف لینے اور اخذ کرنے کا ذکر تھا اور دوسری آیات میں اگلی تماری اور انتظار ہے مطلب یہ ہے کہ وہ فرشتے اپنے کام سے غافل نہیں بلکہ ہر وقت ہوشیار اور چوکنے ہیں تاکہ کوئی لفظ نہ جائے۔

حفاظت آنکھ کے لئے چودہ فرشتے: مختلف حادثات سے بچانے کیلئے الگ ملائکہ ہیں صرف آنکھ پر سات فرشتے مقرر ہیں دونوں آنکھوں پر چودہ فرشتے نگرانی کرتے ہیں تاکہ آنکھ کی حفاظت کی جائے الایہ کہ تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے کہ اس وقت یہ تمام متعینہ فرشتے انسان سے جدا ہو جاتے ہیں ورنہ دن رات بدن انسانی کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں سورۃ رعد میں ارشاد باری ہے۔ لہ معقبات من بین یدیمہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ (العد۱۱)

”وہ بحکم خدا اسکی حفاظت کرتے ہیں ہر شخص کی (حفاظت) کیلئے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جنکی تہدیل ہوتی رہتی ہے کچھ اسکے آگے کچھ اس کے پیچھے“

شیاطین سے حفاظت: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ فرشتے انسان کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی چھوڑ دیں تو جنات و شیاطین اسے پکڑ کر دریاؤں میں پھینک دیں گے۔ یہ بھی اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے ورنہ ایک ایسا دشمن جو بہت طاقتور بھی ہے اور ایسی صورت و شکل میں بھی ہے کہ اسکا دیکھنا بھی ناممکن ہے کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس سے بچاؤ نہایت مشکل تھا خالق دو عالم جل جلالہ نے غیبی نگرانی کرنے والے طاقتور ترین مخلوق (یعنی فرشتے) انسان کی حفاظت و نگرانی پر مامور کر دیئے۔ جنہوں نے انسان کی پیدائش سے بھی پہلے سرکش اور باغی جنات کو قید کر کے مختلف جزیروں اور دریاؤں میں پھینک دیئے نوع انسانی کے ساتھ تعلق میں تو فرشتوں کا یہی حال ہے۔

فرشتوں کی دیگر ذمہ داریاں:

اسکے علاوہ فرشتوں کی الگ الگ ذیونیاں ہوتی ہیں بعض فرشتے عرش عظیم اٹھائے ہوتے ہیں۔ یہی ان کی عبادت ہے یہ آٹھ فرشتے ہیں بعض فرشتے بیت المعمور کے طواف کرنے میں مصروف رہتے ہیں کتابوں میں لکھا ہے وہ گھر جو اسکے شان سے مناسب ہو چمٹے آسمان میں مین کعبہ کے سیدہ میں اللہ کا ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں اور فرشتوں کا کعبہ ہے۔ اگر بالفرض وہاں سے پتھر وغیرہ گر جائے تو سیدہ کا خانہ کعبہ پر لگے گا اس گھر کا روزانہ ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور پھر ایک بار طواف کرنے کے بعد بھی ان کو دوبارہ طواف کرنے

محترم حاضرین! بعض فرشتوں کی تعیناتی جانداروں کو رزق دینے پر ہوتی ہے جن کا سربراہ میکائیل ہے ان کے حکم پر بارشیں ہوائیں اور رزق کی تقسیم ہوتی ہے اس کے ساتھ بے شمار معاونین ہوتے ہیں ان فرشتوں کی عبادت کا یہ حال ہے کہ جب سے پیدا کئے گئے ہیں کوئی رکوع میں ہے یہ رکوع میں رہنے کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جو سجدے، قیام اور قومہ میں ہیں ان کی یہی حالت قیامت تک ہوگی۔

اطاعت الہی اور ملائکہ: انکی اطاعت کے بارہ میں قرآن کریم میں مختلف مواقع پر تذکرہ ملتا ہے ارشاد ہے۔
 وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ ۚ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ يَسْبُحُوْنَ اِلَيْهِ
 وَالنَّهَارَ لَا يَفْطُرُوْنَ (سورۃ انبیاء۔ ۱۹-۲۰)

”اور اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں سب اسی کی ہیں اور ان میں سے جو اللہ کے بہت مقبول اور مقرب ہیں وہ اسکی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ جھکتے ہیں بلکہ شب و روز اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔“
 سورۃ الصافات میں بھی ان کی شان بیان کی گئی۔

فَوَمَا يَمْلِكُ اِلَّا اَلَهُ مَعٰهُمْ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَكَانَ لِلنَّاسِ الصّٰفٰتُوْنَ ۝ وَكَانَ لِلنَّاسِ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ (الصافات۔ ۱۶۳-۱۶۵)
 ”اور ہم میں سے ہر ایک کا معین وجہ ہے اور خدا کی حضور میں حکم سننے کے وقت یا عبادت کے وقت ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں ایک جگہ یہ بھی ارشاد باری ہے:
 لِّلْمُصَبِّحِيْنَ اَللّٰهُ مَا تَكْرَهُهُ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (الاحقاف۔ ۶)

یہ فرشتے ذرہ برابر اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو انکو حکم دیتا ہے جو کچھ حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں فرشتوں کو اذیت: خلاصہ یہ کہ فرشتوں کے حقوق اور یہیں سے ان کا مقصد تخلیق بھی واضح ہوا حقوق کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ جس چیز سے فطرت سلیم رکھنے والے انسان کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی ہوتی ہے جیسے آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

”وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّوْهُ اَلَا كَذِبُ الْعَبْدِ تَبَاعُدُ عَنْهُ الْمَلِكُ مِيْلًا مِنْ تَعْنٍ مَا جَاءَ بِهِ“
 ”جب کوئی جھوٹ بولے تو فرشتے اسکے منہ کی بدبو سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں“
 جھوٹ بولنا چونکہ گناہ ہے اس لئے اس کی خبیثہ اور پوشیدہ محوست فرشتے محسوس کرتے ہوئے انسان سے دور چلے جاتے ہیں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہم جھوٹ بول کر فرشتوں کو بلاوجہ تکلیف اور اذیت دیتے ہیں اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

جنات کی مقصد تخلیق: محترم سامعین! دوسری بڑی مخلوق جنات ہیں جو اس کائنات میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں اسکی مقصد تخلیق بھی مالک الملک کے نزدیک بیان فرمائی گئی ہے اَللّٰهُمَّ خَلِّصْهُمُ مِنَ الْاِلٰهِيْعِبَادُوْنَ۔“

”جن والے پیدا نہیں کئے مگر صرف اپنی عبادت کیلئے“

بعض نیک خوجنات انسانوں کے ساتھ ان کے گمروں میں رہتے ہیں اور انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاتے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں یہاں تک کے باقاعدہ علم بھی حاصل کرتے ہیں جن کے بعض واقعات کئی دفعہ آپ کو سنا چکا ہوں۔ اسلام جنات کے حقوق کے خیال رکھنے پر اتنا زور دیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا پیشاب و پاخانہ یعنی استہزاء کرنے میں گو بر، لید، اور ہڈی استعمال نہ کیا کرو یہ تمہارے بھائیوں جنات کی خوراک ہے یہ کیسے ان کی خوراک ہے یہ ملکی مسئلہ ہے طلباء یہاں تشریف فرما ہیں ان سے تفصیل حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلام اور حقوق خلق: اسلام ایک ایسا پاکیزہ اور معتبر مذہب ہے جس نے انسانوں، جنات حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق کا خیال رکھا ہے۔

اسلام اور جانوروں کے حقوق: احادیث میں آنحضرت ﷺ نے جانوروں پر شفقت کرنے کی بار بار امت کو تلقین فرمائی ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ عن ابو ہریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تأخذوا ظلہود دوابکم منہن۔ ”اپنے چو پالوں کو منبر بنا کر ان پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہاتھ نہ کرو آخر وہ بھی ذی روح حیوان ہیں جھکتے ہیں“ اسی طرح سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ممکن ہے کہ یہ سوراخ کسی جاندار کا بسیرا ہو اور اسے تکلیف نہ پہنچے۔ ایک اور روایت ہے۔

وعن شداد عن اوس عن رسول اللہ ﷺ انه قال ان اللہ تبارک و تعالیٰ یحب الاحسان علی کل شئی فانما تعلمہ فانحسروا العلة وانما یبغضہم فانحسروا الذہم ولیحد احدکم شرفہ ولیحد فیہم (مسلم)

حضرت شداد بن اوس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھ دیا (یعنی ہر چیز خواہ وہ جانور کیوں نہ ہو کے ساتھ بہتر سلوک کا فرمایا ہے) پس جب حیوان ذبح کرو تو ذبح بھی اچھی طریقے سے کرو اور قتل کرو تو بھی بہتر طریقہ سے (ذبح حیوان کے وقت تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو چیز کر لیا کرو اور (ذبح کے بعد) اپنے ذبیحہ کو سکون پہنچاؤ۔

جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو: آنحضور ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا۔ اتقوا اللہ فی ہذہ البہائم المعجمہ فارکبوا صالحة واترکوها صالحة (ابو داؤد) ”ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر اچھی طرح سواری کرو اور اچھی طریقہ پر چھوڑ دیا کرو“

ان چند احادیث سے معلوم ہوا انسان کی شفقت و محبت صرف انسان سے نہیں بلکہ حیوانات جو غیر معجم ہیں وہ اس سے

زیادہ ہمارے شفقت اور رحم کے لائق ہیں۔

جانوروں کے فوائد اور استعمال:

اب یہ حیوانات انسانوں کے فائدہ کے لئے اللہ کے حکم پر کیا کیا مشقتیں اور ادائیں نبوہ استعمال کر رہے ہیں ان کی ایک جھلک سنئے گویا حقوق کا تعلق صرف ایک جانب سے نہیں ہوتا بلکہ یہ سلسلہ جائین سے ہے۔ اللہ جل جلالہ نے جانوروں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعَةٌ وَفِيهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝ وَتَعْمَلُ الْفَالِكُكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرُؤُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالْغَنَلِ وَالْخَيْلِ وَالْحَمِيرِ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (سورہ نحل آیت 8-9)

”اور اس نے چوپایوں کو پیدا کیا ان چوپایوں میں تمہارے لئے گرمی حاصل کرنے کا سامان ہے اور دیگر بھی بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو اور علاوہ ان منافع کے ان میں تمہاری رونق و آبرو بھی ہے جب شام اور صبح تم ان کو چراہ گاہ سے لاتے اور لیجاتے ہو اور وہ چوپایے تمہارے بوجھ بھی ان فہروں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جن شہروں تک تم خود بھی اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے واقعی تمہارا رب بڑی شفقت والا نہایت مہربان ہے اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کئے تاکہ ہم ان پر سوار ہو کر اور تمہارے لئے زینت کا موجب بھی ہو اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جنکو تم نہیں جانتے۔ جانور انسانوں کا جو حق ادا کر رہے ہیں“ اس کے بارہ میں ایک اور فرمان الہی ہے:

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

وَلِتَبْتَغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُعْمَلُونَ ۝

”اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے جانور پیدا کئے تاکہ تم ان میں سے بعض سے سواری لو اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ ان کو کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت فوائد ہیں اور یہ جانور اسلئے بھی پیدا کئے کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی اس ضرورت کو پہنچ جاؤ۔ جو تمہارے دلوں میں ہے اور تم ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر چڑھتے چڑھتے پھرتے ہو۔“

الغرض متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی پیدائش کا مقصد واضح بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کی پیدائش بھی اللہ کے پیدا کئے ہوئے اس عالم یعنی بلندگاہم کردار ادا کرنے کیلئے ہے

اصل مہمان:

معزز حاضرین! چوتھی اور آخری مخلوق جسکے لئے رب العزت نے جیسے کہ خطبہ کے ابتداء حدیث میں ذکر ہے کہ اصلی مہمان گویا حضرت انسان تھا۔ بلکہ یوں کہیے کہ تمام کائنات اسکی خادم اور یہ سب کا مخدوم تھا۔ انسان کی پیدائش کا مقصد:

اور اس کا مقصد پیدائش اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اسکی اطاعت فرمانبرداری خوشنودی اور رضا حاصل کرنا انسان کا مقصد تخلیق ہے۔ وعظ کے ابتداء میں آپ نے آیت مبارکہ سن لی کہ اشرف المخلوقات کی آمد کا غرض غایہ اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسکی رضا حاصل کرنا مقصود و مطلوب ہے۔ اس مقصد کو بیان کرنے کیلئے اللہ نے اس دنیا میں قریب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے۔ تمام انبیاء کرام کی دعوت کا خلاصہ ایک نقطہ پر جمع کرنے کی تلقین فرمائی کہ رب کی پہچان اور اطاعت حق کیجائے۔

رب کو پہچاننے کا ذریعہ:

صوفیائے کرام کا فرمانا ہے کہ سب سے پہلے بندے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پہچانے کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کس نے پیدا کیا؟ میرا پالنے والا کون ہے؟ اسی کا اظہار حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآنی الفاظ میں اس طرح کیا ”وَالَّذِي هُوَ يُطْعَمُنِي وَيَسْلُبُنِي ۝ وَكَأَنكَ مَرِيضٌ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝“ (اشرا، ۷۹-۸۰) یعنی اللہ وحدہ لا شریک ہی وہ ذات ہے جو مجھے کھلاتا، پلاتا اور شفا دیتا ہے اپنے خالق و مالک کو سب سے زیادہ انبیاء کرام نے پہچانا۔ اسکے باوجود روز قیامت فرمائیں گے (ربنا) ”ما عرفناك حق معرفتك“ اے اللہ جس طرح معرفت چاہیے تھی اسی طرح ہم نے حق معرفت ادا نہیں کی۔ کروڑوں سے بھی زیادہ فرشتے صبح و شام یعنی تمام عمر عبادت میں مصروف ہونے کے باوجود اظہار عجز کر رہے ہیں۔ کہ ربنا ما عبدناك حق عبادتك یعنی اے اللہ جس طرح عبادت کا حق ہے اسے وہ ہم ادا نہ کر سکے۔

پیغمبر اسلام کی عبادت:

ہمارے سب کے مقتدی اور رہبر محمد مصطفیٰ ﷺ ساری ساری رات عبادت کرتے کہ پاؤں میں درم آجاتا جبکہ ان کو زندگی میں جنت کی خوشخبری مل چکی تھی۔ حضرت عائشہ کے اس سوال پر کہ آپ کو تو جنت کا پروانہ دنیا میں مل چکا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مشقت میں کیوں ڈالتے ہیں۔ قربان جاییں رحمت دو عالم ﷺ سے کہ جواب فرمایا (اللا اكون عبدًا شكورا) کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اقوال و اعمال سے انسان کی پیدائش کا غرض اور کائنات کے رہنے والے چاروں قسم کے مخلوق کے حقوق جس انداز سے بیان کر دیتے ہیں یہ اس امت محمدی ﷺ کا طرہ امتیاز ہے۔

رب العزت ہم سب کو اپنی رضا و رغبت سے اپنے حق و حقوق کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین